غیر المغضوب علیهم ولاالضالین. (القرآن)
(نہ کہ وہ لوگ جن پر غضب نازل کیا گیا اور نہ گمراہ لوگ)

انجمن صدیق دیندار چن بسویشورا

مسلمان نہیں

ایک معلوماتی تحریر

حبیب الامت حضرت مولانا ڈاکٹر محمد ادریس حبان رحیمی چرتھاولی فاضل دیوبند، ایم ڈی پی ایچ ڈی (ہربل)

مدیر دارالعلوم محمدیہ بنگلور، خلیفہ ومجاز حضرت حاذق الامتؒ پرنامبٹ (خلیفہ ومجاز حضرت مسیح الامتؒ جلال آبادی)

ترتیب وپیش کش

مولوی محمد عثمان حبان دلدارؔ قاسمی

ناشر

ادارہ اشاعتِ اسلام دیوبند، سہارنپور

تفصیلات

نام کتاب: انجمن صدیق دیندار چن بسویشورا

از: حبیب الامت مولانا ڈاکٹر حکیم محمد ادریس حبان رحیمی

ترتیب وپیش کش: محمد عثمان حبان دلدارؔ

کتابت وتزئین: حبان گرافکس

تعداد: گیارہ سو

ناشر: ادارہ اشاعتِ اسلام دیوبند سہارنپور

قیمت:

ملنے کے پتے

- خانقاہِ زکیہ، نظامیہ دواخانہ پرنامبٹ تمل ناڈو
- دارالعلوم محمدیہ لائر پالیہ گنگونڈنہلی بنگلور
- ادارہ اشاعت اسلام دیوبند سہارنپور
- کتب خانہ حنفی ماولی بنگلور
- مولانا عرفان احمد قاسمی مہتمم مدرسہ الحسنات الباقیات جانسٹھ مظفرنگر

بسم الله الرحمٰن الرحیم

انجمن دیندار مسلمان نہیں

قرآن کریم کی سورۂ آل عمران آیت نمبر ۱۷۸ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ''اور جولوگ کفر کررہے ہیں وہ یہ خیال ہرگز نہ کریں کہ ہمارا ان کومہلت دینا ان کے لئے بہتر ہے، ہم ان کوصرف اس لئے مہلت دے رہے ہیں تاکہ جرم میں ان کواور ترقی ہوجائے اوران کوتوہین آمیز سزادی جائے گی۔''

سورۂ انعام کی آیت نمبر ۱۵۸ میں اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے ''سواس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو ہماری آیتوں کوجھوٹا بتلائے اوراس سے روکے ہم ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں سے روکتے ہیں ان کے اس روکنے کے سبب سخت سزا دیں گے۔''

ہندوستان ، پاکستان ، بنگلہ دیش اور برصغیر میں ایسے کئی ممالک ہیں جہاں بہت سے مذاہب کے ماننے والےموجود ہیں، مثلاً ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی ، پارسی یہ ایسے مذاہب ہیں جواپنی الگ شناخت رکھتے ہیں، ان کوقرآن کریم نے

ایک چھوٹی سی مگرنہایت جامع بات کہہ کر باطل قرار دیدیا، فرمایاان الدین عندالله الاسلام یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگرکوئی مذہب ہےتو وہ اسلام ہے ، گویا قرآن ہی وہ کسوٹی ہے جومذہب کے کھرے کھوٹے کوواضح کرتا ہے، بہت سے مذاہب اورفرقے ایسے ہیں جواپنے کومسلمان یامسلمانوں جیسا بتاتے ہیں، وہ کلمہ بھی پڑھتے ہیں، قرآن بھی ان کے پاس ہے، لیکن اس کے باوجود قرآن کی کسوٹی پر وہ کھرے نہیں اترتے ، گویا قرآن مجید ان کوخارج از اسلام قرار دیتا ہے، ان کی مکاری اورمنافقت سے عام مسلمان واقف نہیں ہوتے اوران کی چکنی چپڑی باتوں سے متاثر ہوجاتے ہیں اوراپنی آخرت تباہ کرلیتے ہیں، ایسے فرقوں میں قادیانی فرقہ ہے جواپنے آپ کواحمدی کہتے ہیں، اسی طرح انجمن صدیق دیندار چن بشویشور جس کو پاکستان میں ''میزان انجمن'' کے نام سے بھی لوگ جانتے ہیں، ان فرقوں کے لوگ اپنے آپ کومسلمان ہی ثابت کرتے ہیں، ان کے نام، ان کی بول چال، رہن سہن، معاشرہ مسلمانوں ہی جیسا ہوتا ہےاس لئے اسلام کوان فرقوں سے شدید نقصان پہونچ رہا ہے، سیدھے سادے بھولے بھالے مسلمان ان کی ملمع کاریوں میں پھنس جاتے ہیں اوران کے حال سے صرف وہی نکل پاتے ہیں جن پراللہ رب العزت کاخصوصی انعام ہوتا ہے۔

گویا یہ اسلام کا نام لے کر اسلام کے ماننے والوں ہی کو لوٹتے ہیں اور ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں، یہ لوگ کفر وشرک میں مبتلا ہیں، اللہ تعالیٰ کی آیات اور نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں اور لوگوں کو راہ حق سے گمراہ کرتے ہیں، قرآن کریم نے ایسے لوگوں کو ظالم کہا ہے جو خود اپنی ذات پر بھی ظلم کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی گمراہی کے غار میں دھکیلتے ہیں، اسی کے پیش نظر درج ذیل سطور میں انجمن صدیق دیندار چن بشویشور (جو قادیانیت کی کوکھ سے پیدا ہوئی ہے) کا اور اس کی سیاہ کاریوں کا خصوصیت سے ذکر کریں گے۔

انجمن دیندار کا پرفریب حلیہ

اس انجمن کے پیروکار مسلم صوفیوں جیسا سبز رنگ کا عمامہ، ہندو سوامیوں جیسا زعفرانی رنگ کا لباس پہنتے اور سکھوں کے انداز میں داڑھی رکھتے تھے، کئی لوگ آج بھی ایسا ہی لباس استعمال کرتے ہیں اور ان کے نام مسلمانوں ہی کی طرح ہوتے ہیں، یہ وہ منافق ہیں جو مسلم معاشرہ اور مسلم کلچر وتہذیب میں رہ رہے ہیں، ان کو پہچاننا اور ان کو اپنے سے علیحدہ کرنا ضروری ہوگیا ہے۔

صدیق دیندار پکا قادیانی اور منکر رسالت ہے

صدیق دیندار چن بشویشور انجمن کا بانی جس کو اس کے معتقدین اور مریدین حضرت مولانا صوفی صدیق دیندار چن بشویشور قبلہ کے نام سے پکارتے ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی کا خاص معتقد تھا اور مرزا غلام احمد کو اپنا روحانی پیشوا مانتا تھا اور طویل عرصہ قادیان میں قیام کر کے قادیانیت کے باطل عقائد کی تعلیم حاصل کی اور مرزا غلام احمد کو ’’وشنو اوتار‘‘ ماننے لگا۔

صدیق دیندار نے قادیانی مولوی محمد علی لاہوری سے تفسیر پڑھی، پھر ہندوؤں کی کتابوں پر عبور حاصل کیا اور مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کے ناپاک ہاتھوں پر بیعت کی اور ان کو اپنا گرو مانتے ہوئے ’’ویر بسنت‘‘ کے خطاب سے سرفراز کیا، اس سے ثابت ہوگیا ہے کہ صدیق دیندار پکا قادیانی اور منکر نبوت ورسالت ہے۔

☆☆☆☆☆

صدیق چن بشویشور کے نزدیک

صدیق کا درجہ مہدی اور مسیح سے بڑھا ہوا ہے

صدیق دیندار نے یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ ہندو لوگ جس شنمکھ اوتار کا آٹھ سو سال سے بڑی بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں اس کی علامت مجھ پر صادق آتی ہے اور میں ہی ''چن بسویشور'' ہوں، میری پیٹھ پر سانپ کے منہ کا نشان، ہاتھ پر سنکھ بیل چکر بنا ہوا ہے اور حضور ﷺ کے بعد مجھے صدیق کا درجہ ملا ہے اور صدیق کا درجہ مہدی اور مسیح سے بڑھا ہوا ہے، ایک جگہ صدیق دیندار نے لکھا ہے کہ ۱۸/اپریل ۱۸۸۶ء کو مرزا نے جس پسر موعود کی پیشین گوئی کی تھی وہ میں ہی ''یوسف موعود'' ہوں اور اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ اہلِ قادیان کی اصلاح کروں، محمودیوں اور پیغامیوں (قادیانوں کے دو فرقوں) میں جھگڑا تھا اس لئے میں حکم بن کر آیا ہوں، میرے کئی نشانات ہیں، صرف اخلاقی نشان ۵۴ ہیں، میری بعثت کے بغیر قادیانیت کی اصلاح ناممکن تھی۔

صدیق چن بسویشور کی خرافات

خادم خاتم النبیین، صدیق چن بسویشور نامی کتاب کے صفحہ ۲۵ پر لکھتے ہیں ''آخیر میں اللہ تعالیٰ نے فقیر کی دعا کو سنا اور اُن (قادیانیوں) کی جماعت

کا منتظر ''موعود'' بنا دیا، اس سے وہی کام محض اپنے روحانی تقاضہ کے تحت لے رہا ہے جو اس سے بیشتر بزرگان دین (مرزا غلام احمد قادیانی اور ہندو سادھوؤں) سے لیا تھا اور کثرت سے نشان عطا کئے اور قدرت کو کمال درجہ پر ہمارے ساتھ کر دیا''

اس سے پہلے اپنی کتاب ''دعوۃ الی اللہ از دیندار چن بسویشورا صفحہ ۲۸'' میں یوسف موعود کا دعویٰ پیش کرتے ہوئے اپنی خرافات اس طرح لکھتا ہے ''میں یوں تو جلال کے لحاظ سے موسیٰ بھی ہوں اور داؤد بھی، مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی عبارت میں ان دونوں کا نام کیوں نہیں آیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یوسف مصر کے بادشاہ تھے، وہ جس قوم پر حکومت کرتے تھے وہ عربی النسل قوم تھی قبل ظہور اسلام دو ہزار سال کے اندر وہ تمام قوم ہندوستان کے جنوبی علاقہ میں پہنچ گئی تھی، یہ بچھڑے کے پجاری اور شرک پر قائم رہے، ان میں ایک رسول کی بشارت چلی آ رہی تھی جس کو شنکھ اوتار کئے تھے، شنمکھ کے اصلی معنیٰ نفس امارہ کا مقابلہ کرنے والے کے ہیں، درحقیقت یہ یوسف کا تعریفی نام ہے، قوم لنگایت میں شنمکھ کا مجھ سے پیشتر ۲۷ دفعہ آنا جانا مانا جاتا ہے اور یہ آخری ظہور ہے، آج سے آٹھ سو سال قبل اولیاء اللہ (ہندو سادھوں) نے اس کو دیندار چن بسویشورا

کے نام سے موسوم کیا تھا۔''

مندرجہ بالا عبارت کو ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں، بقول صدیق دیندار چن بسویشورا حضرت یوسفؑ مصر میں ہی نہیں بلکہ اس سے قبل ۲۷ مرتبہ ہندوستان کی قوم لنگایت میں تشریف لا چکے تھے، اب اٹھائیسویں مرتبہ نام نہاد مسلمان صدیق دیندار چن بسویشورا کے روپ میں آئے، گویا اہل ہنود میں آواگون کا جو عقیدہ ہے اس کی بھی تشہیر کی جارہی ہے اور اپنی ناپاک ذات کو یوسفؑ سے نسبت دے کر کھلی گمراہی اور ضلالت کا ثبوت پیش کر رہا ہے، حسن یوسفؑ کی مثال دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے لیکن یہ خود یوسف بن بیٹھا، ذرّہ کو آفتاب سے کیا نسبت؟ کتب، رسائل اور اخبارات میں آپ نے صدیق دیندار کی مکروہ شکل دیکھی ہوگی اور بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ کتنا بدنصیب انسان ہے 1934ء میں دھارواڑ کے ایک اجلاس میں صدیق یعنی بسویشورا نے اعلان کیا تھا کہ صرف ایک ہی شیو مندر ہے جو مکہ میں ہے، لنگایت فرقہ والوں نے برہم ہو کر صدیق بسونا کے خلاف پولیس میں رپورٹ درج کرائی تھی، لیکن دھارواڑ کی عدالت نے اسے وارننگ دے کر چھوڑ دیا تھا۔

دیندار انجمن میں شامل ہونے والے نوجوان

شمالی کرناٹک کے علاقہ میں لنگایت برادری کے لوگ اپنے گلے میں ''جولنگ'' ڈالتے ہیں وہ اس لنگ کو اور کعبۃ اللہ شریف میں حجر اسود کو برابر کا درجہ دیتے ہیں اور دونوں چیزوں کو خدا کا روپ مانتے ہیں، ان میں سے کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ چنا بسونا ہی اللہ کا حقیقی روپ ہے (نعوذ باللہ) یہی وہ نظریات اور باطل عقیدہ تھا جس کی بنیاد پر حیدرآباد اور کرناٹک کے مسلمانوں میں اس انجمن کے لئے نفرت پیدا ہوئی اور مسلمانوں نے ان کو اپنے سے الگ کردیا، گلبرگہ کے علاقہ میں دیندار انجمن میں شامل ہونے والے زیادہ تر نوجوان ہی تھے جن کو اسلام کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں تھی وہ صدیق انجمن کو ایک انقلابی جماعت تصور کرتے تھے لیکن مسلمان علماء اور بزرگوں نے ان کی شدید مخالفت کی اور ان کو بسویشوری جماعت کہنے لگے۔

صدیق انجمن نہ ہندو نہ مسلمان

ہفتہ وار کنڑا اخبار ''اگنی بنگلور'' کے اداریہ کے مطابق بارہویں صدی کا چن بسونا ایک انقلابی شخص تھا وہ کرناٹک میں ہی پلا بڑھا، بعد میں آندھرا پردیش

شری سلیم، حیدرآباد اور ورنگل میں اس نے اپنی تنظیم کو مضبوط بنایا، بعض مقامات پر چن بسونا کے نام پر انقلابی تنظیمیں بن گئیں اور پھر برسوں بعد چن بسونا ہی کو اوتار سمجھ کر انجمن دیندار نے اس تنظیم کو پروان چڑھانے کی کوشش کی، صدیق انجمن کا نہ ہندو دھرم سے کوئی تعلق ہے اور نہ مذہب اسلام سے کوئی واسطہ۔

انجمن دیندار کی آر ایس ایس کی گود میں پرورش

چونکہ یہ جماعت رکا بیہ مذہب رکھتی ہے اس لئے ہندو مسلمان اس کے مخالف ہو گئے 64 سال قبل ہی مسلمانوں نے بائیکاٹ کر دیا اور ان کو مساجد، عیدگاہ سے الگ کر دیا یہاں تک کہ قبرستان میں بھی صدیق دیندار انجمن کے لوگوں کو دفنانے کے لئے منع کر دیا گیا، اس زمانے میں شیعہ، سنی جھگڑوں سے زیادہ جنوبی ہند میں خصوصاً مدراس، کرناٹک، حیدرآباد میں چن بسویشوری لوگوں اور دکنی مسلمانوں میں جھگڑے اور فساد عام سی بات ہو گئی تھی، آر ایس ایس کے لوگوں نے جب دیکھا کہ یہ لوگ چن بسویشور کو مانتے ہیں اور ان کے عقائد مسلمانوں سے بالکل مختلف ہیں تو ان کے افراد کو سنگھ پریوار میں لایا جانے لگا، آر ایس ایس شاخوں میں اس جماعت کے لوگوں کی تربیت ہونے لگی، ظاہر ہے سنگھ

پریوار کی سوچ اور فکر ان میں رچ بس گئی اور یہ لوگ مسلمانوں اور عیسائیوں کے مخالف بن گئے، اس کا نتیجہ تھا کہ چرچوں میں بم دھماکے ہوئے اور آندھرا کی ایک مسجد میں بھی بم پھٹا، پولیس کو شبہ ہے کہ کار بم دھماکہ میں ہلاک ہونے والا صدیقی فرد بھی ایک زمانہ میں آر ایس ایس کے قریب تھا۔

دیندار انجمن کے اراکین اور مبلغین آر ایس ایس اور وشو ہندو پریشد کے کتنے قریب ہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ دہرہ دون اور الہ آباد میں کُمبھ کے میلے میں یہ انجمن بلاناغہ شرکت کرتی ہے اور وہاں کے سرکردہ پجاریوں کی طرف سے باقاعدہ اس کے اراکین کو دعوت نامے آتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ آندھرا، کرناٹک، تمل ناڈو میں جہاں جہاں غیر مسلموں کے جاترے (میلے) میں شرکت کرتے ہیں اور مائک کے ذریعہ اپنے نظریات کا پرچار کرتے ہیں، گیتا اور رامائن کے اشلوک پڑھ کر سناتے ہیں اور قرآن مجید کی آیت پڑھ کر اس کا ترجمہ اپنی مرضی کے مطابق من گھڑت بیان کرتے ہیں، راقم الحروف نے ذاتی طور پر انجمن دیندار صدیق چن بسویشورا کے لوگوں سے قریب رہنے والے حضرات سے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اس انجمن کے مبلغین کو بڑی بڑی تنخواہیں دی جاتی ہیں گھر فری، بچوں کی تعلیم فری اور استعمال کے لئے گاڑی

کا بندوبست، اس کے علاوہ سفرخرچ بھی دیا جاتا ہے۔

میرے پڑوسی جناب ایم ایم صدیقی صاحب نے نہایت تشویش اور افسوس کے ساتھ کہا کہ ان کے تعلق سے مسلم عوام کو بیدار کرنے کی اشد ضرورت ہے، یہ لوگ غیرمحسوس طریقے سے عقائد بگاڑنے میں مہارت رکھتے ہیں، انہوں نے بتایا کہ بیس سال قبل اس انجمن کے مبلغین کی تنخواہیں پانچ ہزار روپے ماہانہ سے کم نہیں ہوتی تھی، آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ اِس وقت ان کو کیا تنخواہیں دی جارہی ہوں گی، آج کے جدید دور میں فون، موبائل، فیکس، کمپیوٹرس کی سہولت کے ساتھ معقول مشاہرہ ملتا ہوگا۔

یہاں یہ بات واضح ہوگئی کہ انجمن دیندار کی پشت پناہی کی جارہی ہے اوراس کے شاہی اخراجات کو برداشت کرنے کے عوض اس انجمن کو فرقہ وارانہ تشدد بھڑکانے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے، اس انجمن کے بے شمار مبلغین ہیں جو مسلمانوں ہی کی آبادی میں مسلمانوں ہی جیسا بن کر رہتے ہیں اور پجاریوں کی طرف سے دعوت ناموں کا جاری ہونا اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ یہ انجمن دیومالائی نظریات اور باطل جماعتوں کی آلۂ کار ہے، ظاہر ہے یہ تمام ترسہولتیں اورمراعات کسی خاص مقصد کے تحت ہی دی جاسکتی ہیں۔

انجمن دیندار گنیش کو اپنا اوتار مانتی ہے

وجے واڑہ شہر میں انجمن دیندار صدیق چن بسویشورا کے ماننے والے خاصی تعداد میں بستے ہیں جو ہندوؤں کے اوتار گنیش کو بھی اپنا اوتار تسلیم کرتے ہیں اور گنیشا کے تہوار کے موقع پر ہندو لوگوں کے جلوس میں صدیقی انجمن کے لوگ نہایت اہتمام سے شرکت کرتے ہیں اور بڑے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑرہا ہے کہ یہ لوگ جب گنیش کے احوال لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ''حضرت گنیش رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمایا'' گویا گنیش کو بھرپور عقیدت ومحبت سے یاد کرتے ہیں، ظاہر ہے ایسے پاکیزہ القاب وآداب کا استعمال نہ صرف اسلام کے منافی ہے بلکہ دین حنیف سے کھلی بغاوت اور غداری ہے، اسی طرح کبیر داس کو حضرت کبیر داس رحمۃ اللہ علیہ اور سائی بابا کو حضرت سائی بابا رحمۃ اللہ علیہ اور گرونانک کو حضرت گرونانک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، ان لوگوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مندر، مسجد، گردوارہ میں کوئی فرق نہیں ہے یہ سب ایک ہی چیز ہے ۔استغفر اللہ

رام اور لکشمن کو بھی خدا کا پیغمبر مانتے ہیں

دیندار انجمن صدیق چنن بسویشور کے مبلغین کہتے ہیں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں آئے ان میں سے چند پیغمبروں کے نام ہی قرآن مجید میں ہیں باقی جن پیغمبروں کے نام قرآن مجید میں نہیں ہیں ان میں رام، لکشمن، کرشن، شنکر بھی شامل ہیں، یہ سب خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں، بلکہ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کبھی رام کے روپ میں، کبھی لکشمن وشنکر کے روپ میں اور کبھی کرشن کے روپ میں دنیا میں آتے رہے۔ نعوذ باللہ استغفر اللہ

کچھ عرصہ پہلے انجمن دیندار کے ایک مبلغ کا ایودھیا میں انتقال ہو گیا تو اس کو سیتا جی کی سمادھی کے پائینتی دفنایا گیا، اس پر انجمن دیندار کے لوگوں نے رشک کیا اور کہا واہ! کتنا خوش نصیب تھا جس کو سیتا جی کے پاؤں میں جگہ ملی، اس سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ فرقہ، فرقہ پرست تنظیموں کے کتنے قریب ہے اور اس کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ مسلمان مسلمان نہ رہے بلکہ وہ ایسا ہندوستانی باشندہ بن جائے جو ہندو تنظیموں کے لئے نہ صرف قابل قبول ہو بلکہ

ان کی سوچ اور فکر کا بھی حامل ہو تا کہ آر ایس ایس کے بنائے ہوئے قومی دھارے میں شامل ہو جائے اور اپنے مذہبی تشخص کو ہمیشہ کے لئے فنا کر دے۔

انجمن صدیق دیندار کی سیاہ کاریاں

زاہد صدیقی صاحب سابق مبلغ دیندار انجمن کی کتاب ''ہندو اور اوتار'' کے آخر میں حیدرآباد کے ایک سابق پولیس افسر کا ایک مراسلہ بعنوان ''انجمن دیندار کا مسلک'' شامل ہے جس میں اہم رازوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے، صدیق دیندار چنن بسویشور مدراس کے ایک سابق شیعہ خاندان کے فرد میسور کے متوطن حیدرآباد کی ریاستی پولیس میں ملازم ہوئے، ہیڈ کانسٹبل ہونے کے بعد کسی جرم کی پاداش میں برطرف کر دیئے گئے، دوران ملازمت ان کا قیام گلبرگہ شریف میں رہا، اس کے بعد گذر اوقات کی خاطر پیری اور مریدی شروع کی اور محلّہ آصف نگر حیدرآباد میں سکونت پذیر ہوئے، لنگایت فرقے کے اوتار کا ڈھونگ رچایا، بھگوت گیتا، رامائن اور مہابھارت کو الہامی کتابیں ثابت کرنے پر سارا زور صرف کیا، مذاہب کانفرنس کے رنگ میں ہر سال اپنے مکان پر جلسے کیا کرتے، جہاں قادیانی عقائد کا پرچار ہوتا اور ہر مذہبی مسئلے کو غلط انداز میں پیش کیا جاتا۔

صدیق دیندار چن بسویشور نے کچھ دن بعد اپنے آپ کو خاتم النبیین کہنا اور لکھنا شروع کر دیا تھا اور راسخ العقیدہ مسلمانوں کو انہوں نے قادیانیوں کی اتباع میں کافر گردانا ، ان میں تفرقے ڈالنے کی کوشش کی ، اپنے مریدین کے ذریعہ ان کو لوٹا، افزائش نسل اور لونڈیوں کے جواز کے تحت عورتوں اور لڑکیوں کی عصمت دری کی ، نام نہاد دینداری اور فقیرانہ لباس کی آڑ میں عیش پرستی کو جاری رکھا، مخالفین کے ساتھ اس قسم کی انسانیت سوز اور خلاف تہذیب حرکات کا نام غزوات اور جہاد فی سبیل اللہ رکھا

تقسیم ہند کے بعد انجمن دیندار ان کی وسیسہ کاریاں زیادہ بڑھ گئیں ، ان کا سب سے بڑا کارنامہ وہ ڈاکہ زنی ہے جس میں صدیق چن بسویشور کے مریدوں نے نواح حیدرآباد، محلّہ بیگم پیٹھ میں ایک ساہوکار کے گھر دن دھاڑے لوٹ مار مچائی اور ایک تجوری جس میں پانچ لاکھ کی نقدی، زیورات اور جواہرات تھے لیکر فرار ہو گئے

صدیق دیندار کی بکواس

صدیق دیندار نے کنڑی زبان میں ایک کتاب بنام ''جگت گرو'' لکھی

ہے، جس میں اس نے بکواس کی ہے کہ ماوروقت چن بسویشور یوسف موعود، مثیل موسیٰ، بروز محمد، نیتوں کا حاکم ، قاضی حشر، مظہر خدا، قائم ودائم رہنے والا پرماتما ہوں، صدیق دیندار کا دعویٰ تھا کہ ان کی خانقاہ بنام ''خانقاہ سرور عالم'' جگت گرو آشرم واقع آصف نگر حیدرآباد میں حضرت محمد ﷺ کی دوبارہ بعثت ہوئی ہے ۔نعوذ باللہ

انجمن دیندار کو مسلمانوں نے روز اول ہی دھتکار دیا تھا

صدیق دیندار چن بسویشور سو سال پرانی تنظیم ہے جن کو روز اول ہی سے مسلمانوں نے دھتکار دیا تھا اور مسلم علماء نے دنیا کو بتادیا تھا کہ یہ انجمن خود ساختہ ہے، اس کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے، علماء کرام نے اس انجمن کو خالص غیر اسلامی قرار دے کر اس کے ماننے والوں کو اسلام سے خارج کر دیا تھا۔

مسلم نوجوان اس انجمن سے ہوشیار رہیں

بنگلور اور دیگر مقامات پر بم دھماکوں نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ انجمن ملک کی غدار ہے اور ملک کے امن وامان کو نیست ونابود کرنا ان کا اہم مقصد ہے،

یہ انجمن اور اس کا ہر پیرو کار فتنہ وفساد کا حامی ہے اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا دشمن ہے، یہ ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی، پارسی اور دیگر مذاہب واقوام کو ایک دوسرے سے برسرِ پیکار دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ ہندوستان کی سالمیت خطرے میں پڑ جائے اور ملک کا وقار مٹی میں مل جائے اس لئے مسلم نوجوانوں کو ایسی ملک اور مذہب دشمن جماعت اور انجمن سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے، والدین اور سرپرستوں کا دینی واخلاقی فرض ہے کہ وہ اپنے نوجوانوں کی دیکھ بھال کریں اور اس کا پتہ رکھیں کہ ہمارے بچے، ہمارے نوجوان کہیں غلط سوسائیٹی میں تو نہیں بیٹھ رہے ہیں؟

یہ بھگوان بسویشور کے بھگت نہیں، شیطان کے چیلے ہیں

ہندوستان میں ایشور، اللہ اور گاڈ کے ماننے والے دس بیس سال سے نہیں سینکڑوں سال سے مل کر زندگی گذار رہے ہیں، یہ ایک مثالی کلچر ہے کہ مختلف مذاہب کے لوگ اپنے اپنے مذاہب پر عمل کرتے ہوئے ایک دوسرے کا دکھ، درد محسوس کرتے ہیں اور مذہبی بنیاد پر نہیں بلکہ ایک دوسرے کے مددگار رہیں۔

آزادی کے بعد سے یہ ہم آہنگی ہندوستان کے ایک طبقہ کی آنکھ میں

بُری طرح کھٹک رہی ہے اور اس فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو چُور چُور کرنے کے لئے جب جب مٹھی بھر لوگ فتنہ کی چنگاریاں لے کر ہندوستان کی رنگارنگ تہذیب کو جھلسا دینے کی ناپاک کوشش کرتے رہتے ہیں، ہندوستان میں حالیہ بم دھماکوں اور عیسائی علماء کو قتل اور زندہ جلا دینے کی واقعات بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے، عبادت گاہوں پر بم دھماکے سنگین جرم ہیں، اس کے پیچھے اصل مقصد کیا ہے یہ تو کھل کر نہیں کہا جا سکتا لیکن سب سے زیادہ تشویش ناک بات یہ ہے کہ شک کی انگلیاں مسلمانوں کی طرف اٹھ رہی ہیں اور اس سے بھی زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ خود مسلم عوام کو انجمن دیندار صدیق چن بسویشور کے تعلق سے ذرا بھی معلومات نہیں ہیں، مسلم عوام کا ایک بڑا طبقہ ابھی تک یہی سمجھ رہا ہے کہ بم دھماکے مسلمان کر رہے ہیں جبکہ ہندوؤں کا تعلیم یافتہ طبقہ بھی اسی خیال کے ساتھ جی رہا ہے کہ یہ دھماکے مسلمان ہی کر رہے ہیں اور انجمن دیندار صدیق مسلمانوں ہی کا ایک طبقہ ہے حالانکہ انجمن کے لوگ اپنے آپ کو بھگوان بسویشور کے بھگت کہتے ہیں جبکہ انہوں نے اپنے اعمال بد سے ثابت کر دیا ہے کہ یہ بسویشور کے بھگت نہیں بلکہ شیطان کے چیلے ہیں۔

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

دنیا کا کوئی مذہب عداوت، کینہ اور دشمنی کی تعلیم نہیں دیتا، اسلام کی تعلیم اس عنوان میں بڑی نرالی ہے، سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم بتوں کو برا نہ کہو، گالیاں نہ دو ورنہ ان کے پیروکار تمہارے خدا کو گالیاں دیں گے، یہی وجہ ہے کہ ہادیٔ عالم ﷺ نے اپنی مبارک زندگی میں عمل کر کے ثابت کر دیا ہے کہ ایک مسلمان، یہودی، عیسائی کے پڑوس میں رہ کر بھی بڑی ہم آہنگی سے اپنی زندگی گذار سکتا ہے، اسلام نے انسان کو امن اور بھائی چارگی کا درس دیا ہے، زندگی کو درہم برہم کرنے کا نہیں اسی لئے ہر مسلمان کو بانگ دہل کہنا چاہئے کہ دہشت گردی پھیلانے والے مسلمان نہیں ہیں۔

مسلمان کبھی ملک کا غدار نہیں ہوسکتا

تاریخ شاہد ہے کہ ایک سچا مسلمان کبھی اپنے ملک اور قوم سے غداری نہیں کرسکتا کیونکہ سرور کائنات ﷺ نے جو تعلیم دی ہے اس کی روشنی میں مسلمان غداری کا تصور تک نہیں کرسکتا، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا وطن سے محبت کرنا عبادت ہے، یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں مسلمان ایک سو سال سے ظلم

کی چکی میں پس رہا ہے پہلی آدھی صدی تک انگریزوں کے مظالم کا نشانہ بنا رہا اور آدھی صدی میں تقسیم ہند کے بعد حکومت کی ناک کے نیچے فرقہ پرستوں نے ظلم و بربریت کا ننگا ناچ کیا لیکن مسلمانوں نے کبھی اپنے ملک سے بے وفائی نہیں کی، آج مسلمانوں کے لباس میں جو لوگ بم دھاکوں میں ملوث ہیں یہ نہ صرف اسلام بلکہ ملک وقوم کے بھی غدار ہیں، جو شخص مذہب سے وفا نہیں کرتا اپنے ملک اور اپنے وطن کا بھی وفادار نہیں ہوسکتا۔

ہندوستان میں ایک خفیہ سازش

آر ایس ایس، وشو ہندو پریشد، بجرنگ دل اور ان جیسی سینکڑوں تنظیمیں ہندوستان میں اپنے مقصد کے لئے سرگرم عمل ہے، ان تنظیموں کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کو ہندوستان سے باہر نہیں نکالا جاسکتا کیونکہ دس بیس ہزار یا لاکھ دو لاکھ ہوں تو کچھ کرسکتے تھے یہاں تو خدا کے فضل سے ZEE TV چینل کے سروے کے مطابق مسلمانوں کی مجموعی تعداد 39 کروڑ ہے، اس عظیم آبادی کو تشدد کے ذریعہ ملک سے باہر دھکیلا نہیں جاسکتا، اس لئے فرقہ وارانہ باطل طاقتوں نے مل کر یہ طے کرلیا ہے کہ ایک ایسی تحریک چلائی جائے جو غیر محسوس

انداز میں پوری شد و مد کے ساتھ اپنا کام کرے، ایسی تحریکات کا سب سے پہلا نشانہ مسلم نوجوان ہیں اور مسلمانوں کی وہ آبادی ہے جو خطِ افلاس سے نیچے کی زندگی گذار رہی ہیں، نیز وہ لوگ جو تعلیم سے محروم ہیں ایسے مقامات پر اور ایسے مسلم علاقوں میں نہایت خاموشی کے ساتھ رام اور رحیم کو ایک ہی طاقت بتایا جا رہا ہے، گویا مسلمانوں کو ہندوؤں کے قریب لانے کا یہ پرفریب راستہ ہے، آر ایس ایس اور اس کی ذیلی تنظیمیں چاہتی ہیں کہ مسلمانوں کو توحید کے عقیدہ سے ہٹا کر اسلام کے فروعات میں الجھا دیا جائے، گویا بنیادی عقیدہ کو کھوکھلا کر دیا جائے، ٹی وی پر مہابھارت اور ہنومان جیسے سیریل اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، ان پروگراموں میں باطل طاقتوں کے غیر معمولی مظاہرے اور چمتکار چھوٹے چھوٹے بچوں کے اذہان میں گھر کر جاتے ہیں اور وہ ہندوؤں کے دیوی دیوتاؤں کو بھی ایک روحانی طاقت تصور کرنے لگتے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دس پندرہ سال بعد آنے والی نسل گمراہ ہو جائے گی اور اسلام سے محبت باقی نہیں رہے گی، یہ یوروپی اور مغربی طاقتوں کا آزمایا ہوا حربہ ہے، آج وہاں مسلمان تو ہیں لیکن ان کا لباس اور تہذیب و کلچر خالص غیر اسلامی ہے، سور اور شراب کا استعمال وہاں کے مسلمانوں میں معیوب نہیں ہے، انھوں نے وہاں کی تہذیب اور غیر اسلامی

روایات کو اپنا لیا ہے وہ برائے نام مسلمان ہیں لیکن اس کے باوجود وہاں کی عیسائی اور یہودی آبادی ان کو اپنا ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں، بوسینیا ہرزیگونیا اور کوسوۓ کا نسلی فساد اس کا ثبوت ہے، غرض آج کی صورت حال پر نہ صرف تشویش کی ضرورت ہے بلکہ اس باطل یلغار کو روکنے اور سرد کرنے کے لئے منظّم اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار کے مثل متحدہ تحریک کی ضرورت ہے جو مستقبل میں مسلمانوں کی جان و مال اور ایمان کی حفاظت کے لئے ایک جامع پروگرام تشکیل دے سکے۔

دیندار انجمن

علماء کرام اور مفتیان عظام کے فتوؤں اور فیصلوں کی روشنی میں

☆ دیندار انجمن قادیانیوں کی بگڑی ہوئی جماعت ہے، یعنی قادیانیت کی ایک شاخ ہے۔

☆ جس طرح قادیانی مرزا غلام احمد کو مسیح موعود مانتے ہیں اسی طرح دیندار انجمن کے پیروکار بابو صدیق چن بسویشور کو مامور من اللہ، نبی، رسول، یوسف موعود اور ہندوؤں کا چن بسویشور اوتار مانتے ہیں۔

☆ اس انجمن کے افراد کو اور ان کے عقائد کو جاننے کے باوجود مسلمان سمجھنا کفر ہے۔

☆کسی مسلمان لڑکی کا اس انجمن کے کسی مرد سے نکاح نہیں ہوسکتا، اگر لڑکی ایسے مرتد کے حوالہ کردی گئی تو ساری عمر زنا اور بدکاری کا وبال ہوگا۔

☆اس انجمن کو چندہ دینا اوران سے سماجی، معاشرتی تعلقات رکھنا حرام ہے۔

☆اس انجمن کے کسی مردہ کو اگر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کردیا گیا ہے تو اسے اکھاڑنا ضروری ہے تاکہ مسلم قبرستان اس مردے سے پاک وصاف رہے۔

☆اس انجمن کے افراد سے مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا جائز نہیں اوران کی نماز جنازہ میں بھی شرکت نہ کی جائے۔

☆اس انجمن کا بانی اوراس کے جملہ ماننے والے کافر، مرتد، ملحد، زندیق اورخارج از اسلام ہیں۔

☆انجمن دیندار کے بانی کو نبی، بزرگ یا مسلمان سمجھنے والے کافر ہیں

☆انجمن دیندار صدیق چن بسویشور کے خطرے سے خودآگہی حاصل کرنا اوردوسرے مسلمان کو اس سے باخبر کرنا اور پھر اس فتنہ کی سرکوبی اوراس کفر والحاد کے طوفان سے نمٹنے کی تیاری کرنا ہر مسلمان کی ایمانی اوراخلاقی ذمہ داری

ہے۔

اور بھی کئی گمراہ فرقے ہیں

ایسے کئی گمراہ فرقے ہیں جومسلمانوں کو ورغلا رہے ہیں، ہلکٹہ واڑی جنکشن کے پاس ایک بستی ہے جہاں باشاہ قادری یمنی نے پیری، مریدی کا کاروبار پھیلا رکھا تھا، وہ شخص شاعر بھی تھا، تخلص ''قدیر'' تھا، کہا جاتا ہے کہ سات لاکھ لوگوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی اوراسے اپنا مرشد تسلیم کیا، ابھی چند سال قبل ہی اس کا انتقال ہوا ہے، سینکڑوں خلفاء اس نے اپنے بعد چھوڑے ہیں، اس کے کچھ خلفاء بدقسمتی سے بنگلور میں بھی موجود ہیں، یہ فرقہ قدیریہ بھی مشرکانہ عقائد رکھتا ہے، اس کے مریدین اس کو قدیر اللہ کہہ کر پکارتے ہیں، اس مشرک پیر نے ایک کتاب بنام ''گلزار قدیر'' لکھی ہے جس میں بہت سے مشرکانہ اشعار لکھے ہیں، ایک شعر اس طرح لکھا ہے

نمک پانی میں ڈال نمک گھل گیا

پھر نمک بولنا کیسے ؟

یعنی خدا تعالیٰ میرے اندر حلول کرگئے، اب میں خود خدا ہوں (نعوذ باللہ ،

استغفر الله) کرناٹک صوبہ میں کولیگال سے ۸۵ کلومیٹر آگے ''وَٹ کے ہلّا'' نامی ایک چھوٹا سا گاؤں ہے یہ جنگلاتی علاقہ ہے یہ وہی جنگل ہے جہاں صندل اسمگلر ویرپن اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہتا ہے، وہاں پر ''قادری چمن'' کے نام سے تین ایکڑ زمین پر ایک خانقاہ بنی ہوئی ہے جس میں سید رسول شاہ قادری نام کا شخص رہتا تھا جو قدیر اللہ کا خلیفہ تھا، ابھی چند ماہ قبل اس کا انتقال ہوا ہے، اس شخص کے پاس جو بھی دعا کے لئے جاتا وہ سر پر ہاتھ رکھ کر کہتا ''قدیر تیرا بھلا کرے'' اللہ تیرا بھلا کرے کی بجائے اپنے پیر کی طرف نسبت کر کے مشرکانہ کلمہ اپنی زبان سے نکالتا تھا'' قادری چمن'' میں بہت سے ایسے اشعار لکھے ہیں جس میں ایک مصرعہ اس طرح ہے:

خدا کا قلم بھی نہ چل سکا تیرے بغیر

(استغفر الله) آپ ذرا سوچئے ایسے اندھے اور مشرک لوگ جب امت کی قیادت کا ڈھونگ رچائیں گے تو امت مسلمہ کا کیا ہوگا؟ یہ مضمون اجازت نہیں دیتا ورنہ ایسے بہت سے لوگ ہیں جو اپنی مشرکانہ سرگرمیوں سے اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہے ہیں، طوالت کے باعث ان کا تذکرہ موقوف کرتا ہوں۔

بہرحال فرقہ قادیانی، فرقہ انجمن دیندار اور فرقہ ذاکرین (جس کے

یہاں پنجوقتہ نماز فرض نہیں ہے) ایسے فرقے ہیں جن کا قلع قمع کرنا ضروری ہے، روزنامہ سالار بنگلور نے ان کو ننگ ملت، ننگ دین اور ننگ وطن کا نام دیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ ایسی جماعت اور ایسے لوگ دین وملت اور وطن پر بدنما داغ ہیں اور مسلمانوں کے لئے سم قاتل ہیں، ان کی بیخ کنی ضروری ہے، مسلمانوں کی تمام مکتبہ فکر جماعتوں کو اس کے لئے آگے بڑھ کر کام کرنا چاہئے اور ارتداد کی اس بھیانک صورت حال کا سینہ سپر ہو کر مقابلہ کرنا چاہئے۔

جمعیۃ علمائے ہند اور اکابرین دارالعلوم دیوبند نے ہر موڑ پر حریم نبوت کی پاسبانی کا فریضہ انجام دیا ہے اور انشاءاللہ مستقبل میں بھی اس اہم فریضہ سے چشم پوشی نہیں کریں گے، دارالعلوم دیوبند کا ایک اہم شعبہ ''تحفظ ختم نبوت'' نے ماضی میں بھی ناقابل فراموش کارنامے انجام دیئے ہیں امید کہ اس نازک اور گمبھیر صورت حال پر بھی عالم اسلام کو اور خصوصاً مسلمانان ہند کو دیندار انجمن جیسی گمراہ جماعت کے ناپاک ارادوں اور خطرناک عزائم سے واقف کرا کر دین وملت کی اہم ضرورت کو پورا کرے گا

جمعیۃ علماء کا اظہار تشویش

اس مسئلہ پر ملک کا ہر مسلمان فطری طور پر تشویش میں مبتلا ہے، مورخہ

20 ستمبر بروز بدھ بمقام سلطان شاہ اولیاء مسجد جمعیۃ علماء بنگلور کرناٹک کا اجلاس بھی اسی تشویش اور فکر کو دور کرنے اور مسلمانان عالم کے ساتھ دیگر مذاہب کے رہنماؤں اور پیروکاروں کو تفصیلات سے مطلع کرنے کے لئے بلایا گیا ہے کہ دیندار انجمن کا ملت اسلامیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، اگر چہ ان کے نام مسلمانوں جیسے ہیں لیکن حقیقت میں یہ مسلمان نہیں ہیں اور ان کا تعلق لنگایت ہندؤں سے ہے حالانکہ وہ بھی اس انجمن سے ناراض ہیں۔

جمعیۃ علماء بنگلور کا یہ اجلاس ریاستی اور مرکزی حکومت کو اور خصوصاً عیسائی فرقہ کے ممتاز قائدین کو آگاہ کرتا ہے کہ ہندوستان کا مسلمان ایسی ہر ناپاک سرگرمی کی پر زور مذمت کرتا ہے اور اخباری پروپیگنڈہ کی بھی سخت مذمت کرتا ہے جن میں ان دھماکوں کے ذمہ داران کو مسلمانوں کا نمائندہ قرار دینے اور مسلمان کو آئی ایس آئی کا ایجنڈہ کہنے کی مذموم کوشش کی گئی ہے۔

بہر حال یہ ایک سنگین سازش ہے اور اس معاملہ کی چھان بین نہایت ایماندارانہ ہونی چاہئے اور جو لوگ خطا کار ہیں ان کی رعایت نہ ہونی چاہئے تا کہ آئندہ ایسی پر خطر سرگرمیوں کا سد باب ہو سکے۔

انجمن دیندار صدیق چن بسویشور
یہودیوں، نصرانیوں کی ایجنٹ ہے

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام ونشاں ہمارا

اسلام دشمن طاقتیں جو توحید کی مخالف ہیں خدا کے آخری پیغام کے مخالف ہیں، جو پیغمبر آخر الزماں کے مخالف ہیں یہ تمام طاقتیں گذشتہ چودہ سو سالوں سے اسلام کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہیں، تاریخ شاہد ہے کہ اسلام ان طاغوتی طاقتوں کے درمیان ہی پھولا پھلا ہے اور اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ باقی ہے، جب اسلام کے یہ دشمن اپنی ناپاک طاقتوں کے ذریعہ اسلام کو پامال نہ کر سکے تو پھر انہوں نے سازشوں کا سہارا لیا، حضرت مولانا

وحیدالزماں کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ سابق استاذ عربی ادب دارالعلوم دیوبند نے اپنی کتاب ''ماسونیت کیا ہے؟'' میں جو تفصیلات تحریر فرمائی ہیں وہ حیرت انگیز ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کو روز اول سے ہی مٹانے اور مسخ کرنے کی ناپاک کوششیں کی جارہی ہیں، قادیانیت اور چن بسویشور کا وجود انہی سازشوں کا حصہ ہیں، یہ دونوں گروہ ایک ہی ہیں اور یہ بے دین جماعت ہیں۔

آزادی کے بعد ایک بار پھر صدیق دیندار چن بسویشور فرقے کی سر گرمیاں اپنے عروج کو پہونچ گئی ہیں، لگتا ہے کہ ہندوستان کے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم ہونے کے بعد ان جیسے بہت سے کذّاب فرقوں میں ایک نئی جان پڑگئی ہے، اس بات کا اب مکمل ثبوت ہے کہ اس وقت قادیانیوں کا پہلا مرکز اسرائیل میں ہے اور دوسرا بڑا مرکز لندن میں ہے جہاں سے یہ اپنی سرگرمیاں دنیا بھر میں جاری رکھے ہوئے ہیں، یہاں ایک بات اور بتادینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اسرائیل، لبنان اور گولان پہاڑیوں میں ایک فرقہ آباد ہے جسے دروز کہا جاتا ہے، یہ فرقہ بھی حضور ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتا، یہ مصر کے ایک بادشاہ الحکم کو جس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا اپنا پیغمبر مانتا ہے، یہ فرقہ اسرائیل کا حلیف ہے، عربوں کے خلاف اس نے اسرائیل کا ساتھ دیا، لیکن

مغربی پریس اسے ''دوروز مسلم'' کہتا ہے جیسے کہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، یا جیسے صدیق چن بسویشور کے پیروکار بھی اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ساری اسلام دشمن قوتیں اسرائیل کو اپنا مرکز بنائے ہوئے ہیں، اسی ملک سے عالم اسلام میں انتشار پیدا کرنے کے منصوبے بنائے جارہے ہیں

دنیا کی وہ ساری طاقتیں ایک طرف ہیں جو توحید کے ماننے والی نہیں، یہودی، نصرانی، مجوسی، قادیانی، انجمن دیندار، بہاوی، اسماعیلی وغیرہ وغیرہ، دوسری جانب اس دنیا میں ایک ہی امت ہے جو توحید کی امانت ابھی تک سنبھالے ہوئے ہے اور تن تنہا دنیا کی ساری اسلام دشمن طاقتوں کا مقابلہ کررہی ہے۔

دیندار انجمن نے مسلمانوں کے اندر ایسے لوگوں کو گھسادیا ہے جو اپنی عیاری اور مکاری کے ذریعہ اسلام کی جڑوں پر حملہ کرسکیں، مسلمانوں میں گھل مل کر اپنے کافرانہ اور ملحدانہ خیالات کا شکار مسلمان نوجوانوں کو بناسکیں، یہ سازشیں انتہائی ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ جاری ہیں، یہ ناپاک قوتیں، شیطانیت کا ناچ مسلمانوں کے محلوں میں بہت خوبی کے ساتھ اور رازداری کے ساتھ کررہی ہیں۔

اس تعلق سے جناب منیر احمد ٹمکوری صاحب نے اور جمعیۃ علماء بنگلور کے جنرل سکریٹری جناب ظفرالاسلام ظفر صاحب نے بڑے محققانہ انداز میں مضامین شائع کئے ہیں، جن کا مطالعہ کرنا ہر مسلمان کے لئے نہایت مفید ہے، کرناٹک اور آندھرا پردیش دیندار انجمن چن بسویشور کی سرگرمیوں کے مراکز بن گئے ہیں، مسلمانوں کی حمیت کو للکار رہے ہیں، یہ لوگ یہودیوں اور نصرانیوں کے ایجنٹ ہیں ان سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

انتہائی خوشی کی بات ہے کہ قادیانیت کے اس ناپاک فتنہ کو روکنے کے لئے ہندوستان کے علماء کرام اور ائمہ کرام میدان عمل میں آئے ہیں، ہم ہر قدم پر علمائے کرام کے ممنون ومشکور ہیں کہ انہوں نے ہمیشہ ڈٹ کر ان فتنوں کا مقابلہ کیا ہے، آج اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ ہماری نئی نسل کو اس فتنہ سے روشناس کرایا جائے تاکہ ان کے دین وایمان محفوظ رہ سکے، قابل مبارکباد ہیں جمعیۃ علماء بنگلور کے ذمہ داران کہ انہوں نے ماضی کی طرح اس نازک اور حساس مسئلہ پر فوری توجہ دی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر گامزن رکھے اور نفس وشیطان کے شرور وفتن سے عالم اسلام کی حفاظت فرمائے آمین یارب العالمین

انجمن دیندار چن بسویشور
مسلم نوجوانوں کو گمراہ کررہی ہے

تاریخ اسلام پر اگر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ انسانیت کی تخلیق کے بعد ہی فتنوں کی ابتدا ہوگئی تھی، حضرت آدم علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے خلافت کا مستحق ٹھہرایا تو سیدالملائکہ یعنی ابلیس نے آپ کو فتنے کا شکار بنانے کی ناکام کوشش کی اور حسد کی آگ میں جلنے لگا حتی کہ اس نے کہا کہ میں آدمؑ سے بہتر ہوں، کیونکہ میری تخلیق آگ سے اور آدمؑ کی تخلیق مٹی سے ہوئی، اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو لعین ٹھہرایا اور لعنت کا طوق قیامت تک اس کے گلے میں ڈال دیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے حضرت آدم علیہ السلام کی تقدیر مبارک قلمبند فرمائی تھی جس کے مطابق آپ دنیا میں تشریف لائے اور اُم البشر حضرت

حواعلیہا السلام آپ کی رفیقۂ حیات نہیں اور پھر اس اجاڑ اور بے رنگ زمین کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اوران کی اولاد کے ذریعہ گل گلزار بنادیا اور ایسے حسین رنگ پیدا فرمائے کہ اولاد آدم اس فانی دنیا سے محبت کرنے لگی۔

اسی رنگ و بو کی کشش تھی کی ایک بھائی نے دوسری بھائی کو قتل کردیا، پھر تو گویا فتنوں کا باب کھل گیا اور نت نئے فتنے ظاہر ہوتے رہے، سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلہ میں نمرود کا فتنہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں فرعون کا فتنہ آیا، اللہ تعالیٰ نے جملہ باطل قوتوں کو شکست فاش دے کر حق کا بول بالا فرمایا، بلکہ یوں کہئے کہ تمام فتنوں کو کچل کر حق آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ فخر الرسل سید العرب والعجم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت شریف ہوئی اور آفتاب ہدایت فاران کی چوٹیوں سے طلوع کیا تو کائنات کی ظلمت وتاریکی کو تابانی ونورانیت میں بدل دیا، تمام سابقہ ادیان ومذاہب اور آسمانی کتب منسوخ کردی گئیں اور سارے عالم کے لئے ایک ضابطۂ حیات (قرآن مجید) عطا فرمادیا اور اسی کی تشریح مولائے کل سرور کائنات ﷺ کی زبان مبارک سے حدیث کی شکل میں محفوظ کردی گئی، گویا قرآن وحدیث کے انمول موتیوں سے انسانوں کے دامنوں کو بھر دیا اور دین کا ڈنکا بجادیا، اعلان کردیا

گیاجاء الحق وزھق الباطل۔

لیکن حق وباطل کی کشمکش روز اول سے مقدر کردی گئی، اس لئے آقاء مدنی سرکار دوعالم ﷺ کے مبارک دور میں بھی ایک نئے فتنے نے سر اٹھایا کہ مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کردیا، حضور ﷺ نے اس جھوٹے نبی کو جہنم رسید کرنے کے لئے حضرت فیروز رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حیات مبارکہ میں فتنہ ارتداد ظاہر ہوا، اس کی سرکوبی فرمائی، دوسرا فتنہ اسود عنسی کا ظاہر ہوا، صدیق باصفاؓ نے اس جھوٹے نبی کے مقابلہ کے لئے ایک لشکر ترتیب دیکر روانہ فرمایا جس میں بارہ صحابۂ کرامؓ نے جام شہادت نوش فرمایا۔

حضور ﷺ کی وفات کے بعد امت کا جس مسئلہ پر اتفاق ہے وہ مسئلہ ختم نبوت ہے کہ آپ ﷺ خاتم نبوت ہیں آپؐ کے بعد قیامت تک کوئی نبی، رسول، پیغمبر دنیا میں نہیں آئے گا، گویا عقیدۂ ختم نبوت ہی وہ عقیدہ ہے جس کے طفیل مسلمان، ناموس رسول کی حفاظت کرسکتا ہے۔

امام ابوداؤدؒ نے نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جو نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں خاتم

النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں، میں آخری نبی ہوں۔

حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن العاصؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول مقبول ﷺ ہمارے درمیان تشریف لائے، انداز ایسا تھا کہ گویا آپ ﷺ ہم لوگوں سے رخصت ہونے والے ہیں، آپؐ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا میں محمد نبی امی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔(رواہ مسند احمد)

تحقیق کہ نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اب کوئی نبی اور رسول آنے والا نہیں ہے۔(ترمذی)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قیادت انبیاء علیہم السلام کیا کرتے تھے، جب کوئی نبی دنیا سے رخصت ہوجاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوجاتا تھا اور میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا بلکہ خلفاء ہوں گے۔(بخاری کتاب المناقب)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے گذرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے خوبصورت، حسین وجمیل عمارت بنائی ہو مگر ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو، لوگ اس کے اردگرد پھر کر اس عمارت کو دیکھ کر حیرت سے کہتے کہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں خالی چھوڑ دی گئی، اس

عمارت کی خالی جگہ کی اینٹ میں ہوں اور میں ہی آخری نبی، خاتم النبیین ہوں ۔(بخاری کتاب المناقب)

خلاصہ یہ کہ عقیدۂ ختم نبوت پر ائمہ اسلام اور اکابرین عظام کی فیصلہ کن تحریرات موجود ہیں، حضرت امام طحاویؒ اور حضرت امام ابوحنیفہؒ نے قرآن وسنت کی روشنی میں مدلل اقوال نقل فرمادیئے ہیں، تاریخ اسلام کے عظیم مورخ علامہ طبریؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نبوت کا سلسلہ ختم فرمادیا اب قیامت تک کسی پر نبوت کا دروازہ نہیں کھلے گا۔(حوالہ تفسیر طبری)

علامہ زمخشریؒ تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں کہ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں آسمان سے نازل ہوں گے تو شریعت محمدی ﷺ کے پیروکار بن کر تشریف لائیں گے اور قبلہ کی طرف نماز پڑھیں گے اور آپ کی امت کے ایک فرد کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔

طوالت کے خوف سے صرف اتنا عرض کردینا کافی ہے کہ قرآن کریم کی ایک دو آیات نہیں سینکڑوں آیات مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد تا قیامت کوئی نبی دنیا میں نہیں آئے گا اور اگر کوئی کسی شخص کے نبی ہونے کو مانے وہ بھی کافر، مرتد، زندیق ہے، خدا اور رسولؐ کو اس کی پرواہ نہیں ہے۔

مذکورہ بالا دلائل وبراہین کی روشنی میں مرزا غلام احمد قادیانی بھی کافر ومرتد ہے اس کے جھوٹا اور کاذب ہونے کا اکابرین دارالعلوم دیوبند نے گذشتہ ایک سوسال سے ببانگ دہل اعلان کررکھا ہے اوراس تعلق سے دارالعلوم دیوبند نے ایک اہم شعبہ ''شعبۂ تحفظِ ختم نبوت'' قائم فرمادیا ہے، ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش میں اور جہاں بھی جس ملک میں بھی ضرورت پڑتی ہے دارالعلوم دیوبند کے قابل فخر سپوت پہونچتے ہیں اور قرآن وسنت کی روشنی میں ان کوشکست دے کرناموس رسول کے محافظ ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا پیروکار اوراس کے بیٹے کے دست ناحق پر بیعت کرنے والا جھوٹا مکارصوفی صدیق دیندارچن بسویشور ہمارے اس دور کا مسیلمہ الکذاب ہے، اس نے نہ صرف نبی ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ کہا کہ ہر مسلمان نبی ہے نعوذ باللہ، اوراس نے بکواس کی ہے کہ فنافی الرسول ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے محمد رسول اللہ ﷺ کا اوتاریعنی بروزمحمدی بھی بنادیا، اس نے دعویٰ کیا کہ وہ حاکم الانبیاء بھی ہے اورمظہراللہ بھی ہے اور مالک عقبیٰ بھی ہے جس کے دربار میں انبیاءزانوئے ادب طے کئے بیٹھتے ہیں۔

غرض انجمن دیندارچن بسویشور کا فتنہ ایسا ہے کہ اس کی سرکوبی ضروری

ہے کیوں کہ اس انجمن کے افراد مسلم معاشرے میں رہ کر مسلمان نوجوانوں کو گمراہ کررہے ہیں، ان کے نام اور رہن سہن مسلمانوں جیسا ہی ہے اس لئے ضروری ہے کہ علماء کرام کے فیصلہ کے مطابق ان کی نشاندہی کی جائے اوران کو مسلمانوں کی مسجد میں آنے سے روکا جائے اور قبرستان میں ان کو دفن نہ کیا جائے، امت مسلمہ کے ہرفرد کا دینی فریضہ ہے کہ آنے والی نسل کے دین وایمان کی حفاظت کی جائے اورصدیق دیندارچن بسویشور کے عظیم فتنہ سے روشناس کرایا جائے تاکہ کل بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے دربار میں رسوائی سے بچا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو استقامت نصیب فرمائے۔

وآخردعوانا ان الحمدلله رب العالمين

found.